سخنان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام محمد باقر علیہ السلام کا پیغام

شیعانِ علیؑ کے نام!

''سلکِ امامت کے پانچویں درشہوار حضرت باقر العلوم جناب امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت جابر کو خطاب فرماتے ہوئے شیعان علی علیہ السلام کے نام اس طرح عمل کا پیغام ارشاد فرماتے ہیں:

اے جابر! جو شخص مذہب شیعہ رکھنے کا دعویٰ کرتا ہو، کیا ہم اہلبیتؑ کی محبت کا فقط زبانی دعویٰ اسے کافی ہوسکتا ہے؟ نہیں نہیں! بلکہ ایسا دعویٰ کرنے والا تو ہمارا شیعہ ہی نہیں۔ کیونکہ ''خدا کی قسم ہمارے شیعہ تو فقط وہی لوگ ہوسکتے ہیں جو خداوند عالم کی طاعت اور تقویٰ کے زیور سے آراستہ ہوں۔ اور امانت، تواضع اور انکساری میں مشہور اور بکثرت یادِ خدا کرنے اور نماز و روزہ کے بجالانے میں معروف ومشہور ہوں۔ اور جو والدین سے حسنِ سلوک، یتیموں، قرضداروں، فقیروں، مسکینوں، پڑوسیوں کی خبر گیری کرنے والے اور سچ بولنے والے نیز تلاوت قرآنِ کریم کا شرف حاصل کرنے والے ہوں۔ سوائے مستحسن صورت میں گویا ہونے، اپنی زبانوں کو لوگوں کی غیبت سے روک رکھنے والے اور ہر چیز کے لحاظ سے اپنے قبائل وقرابت داروں میں امانت دار ثابت ہو چکے ہوں۔''

''یا ابن رسول اللہ! آج تو ان صفات سے متصف ہم کسی ایک کو بھی نہیں پاتے۔'' جابر عرض گذار ہوئے۔

جابر! تجھے باطل مذہب ''گمراہی کے گڑھے'' میں نہ پھینک دیں۔ امام عالی مقام درفشاں ہوئے اور سلسلۂ کلام کو باقی رکھتے ہوئے بصورت استفہام انکاری فرمایا۔ کہ ''کیا کسی شخص کو صرف اتنا کہہ دینا کافی ہوسکتا ہے کہ میں علیؑ سے محبت رکھتا ہوں اور ان کی ولایت کا قائل ہوں۔ جب کہ بکثرت اطاعت کرنے والا اور نیک اعمال بجالانے والا نہ ہو۔''

پھر آپ نے مثال پیش کرتے ہوئے اور وضاحت فرمائی کہ ''اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ میں رسولؐ اللہ سے محبت کرتا ہوں، جیسا کہ مخالفین مذہب حق دعویٰ کیا کرتے ہیں، اور پھر وہ آپ کی سیرت کی اتباع اور سنت نبویہ پر عمل نہ کرے تو اسے رسولؐ اللہ کی یہ محبت

کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ حالانکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام سے بھی افضل ہستی ہیں تو پھر جب رسولِ خدا کی اس طرح کی فقط زبانی محبت مفید نہیں ہوسکتی کہ جو افضل ہیں تو حضرت علی علیہ السلام کی محبت نافرمانی کے ساتھ کیونکر فائدہ بخش ہوسکتی ہے۔

لہٰذا اے جابر! اللہ سے ڈرو اور اس کی درگاہ سے ثواب حاصل کرنے کے لئے نیک کام اختیار کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی شخص سے کوئی قرابت اور رشتہ تو حاصل ہو نہیں سکتا۔ اس لئے اس کے دربار میں سب سے زیادہ محبوب اور مکرم وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی اور اس کے حکم پر سب سے زیادہ عمل کنندہ ہو "اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ"

اے جابر! خدا کی قسم! سوائے اطاعت کے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی شیعہ کے لئے ہر رنگ میں جہنم سے آزاد ہونے کا ہمارے پاس کوئی پروانہ اور نوشتہ ہے کہ اگر وہ فسق وفجور سے ملوث ہوں تو بھی جہنم سے محفوظ رہیں گے اور نہ ہی کسی کے لئے اللہ تعالیٰ پر کوئی حجت ہے۔ پس جو شخص اللہ کا فرماں بردار ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے وہ ہمارا دشمن۔ ہماری ولایت پرہیزگاری اور نیک کاموں کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ (اصول کافی، کتاب الایمان)

کیا حضرت باقر العلوم علیہ السلام کا یہ فرمانِ ذیشان موجودہ زمانے کے ان نام نہاد شیعوں کے لئے تازیانۂ عبرت نہیں؟ کہ جن کو نماز، روزے کی پرواہ نہیں۔ خمس وزکوٰۃ سے وہ آشنا نہیں۔ حالانکہ مجالس عزا وجلسہ وجلوس وغیرہ میں بکثرت شرکت کرنے کا انھیں اتفاق ہوتا ہے لیکن شریعت کے احکام کا تذکرہ تک سن لینا ان کو گوارا نہیں ہوسکتا۔ ادھر کسی واعظ یا مجلس خوان کی زبان پر شریعت کے حکم کا ذکر آیا ادھر فوراً ان کی پیشانیوں پر بل آنے شروع ہو گئے اور اس طرح جمود اور بے حسی کا مظاہرہ شروع کر دیا کہ بیان کرنے والے کو مجبوراً اپنا رنگِ بیان بدلنا پڑا۔ اور اگر بالفرض بیان کرنے والے نے ان کے اس جمود کا اثر نہ لیتے ہوئے اپنے بیان کو ذرا سا طول دینے کی کوشش کی تو فوراً اُٹھ کر مجلس سے روگرداں ہونے اور چل دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ بہرحال طاعت پروردگار اور تقویٰ سے ذرہ بھر لگاؤ نہیں مگر تاہم صرف محبت اہلبیتؑ کے بے محل دعوے کی بنا پر وہ اپنے آپ کو جنت کا دائمی جاگیردار سمجھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اور ہر مومن کو اس کمالِ ایمان وکمالِ محبت سے سرفراز کرے جس کا اس حدیث میں تذکرہ ہے۔"